دے اور جنہوں نے کفر کیا ان کے لئے کھولتا ہوا پانی اور دردناک عذاب ہوگا کیونکہ وہ کفر کرتے تھے۔

شرعی پابندیوں سے استدلال:

شریعت نے انسانوں کو کاموں کے کرنے یا نہ کرنے کا مکلّف بنایا ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ انسان کو اس دنیا میں کسی مقصد کے لئے بھیجا گیا۔

أفحسبتم أنما خلقنكم عبثاً وأنكم إلينا لا ترجعون O (مومنون:۱۱۵)

ترجمہ: کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تم کو یونہی بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آؤ گے۔

نیز فرمایا:

أيحسب الإنسان أن يترك سدى O (قیامه: ۳۶)

ترجمہ: کیا انسان خیال کرتا ہے کہ وہ یونہی چھوڑ دیا جائے گا۔

قیامت کے وقت کا تعین:

قرآن مجید میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ قیامت کے لئے جو وقت مقرر ہے اس کا علم مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا گیا اور اللہ کے سوا اس کو کوئی نہیں جانتا۔

ويسئلونك عن الساعة أيان مرسها ط قل إنما علمها عند ربي لا يجليها لوقتها إلا هو. (الاعراف: ۱۸۷)

ترجمہ: یہ لوگ آپؐ سے پوچھتے ہیں قیامت کب آئے گی کہہ دیجیے اس کا علم میرے رب ہی کے پاس ہے اسے اپنے وقت پر وہی ظاہر کرے گا

دوسرے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ قیامت اچانک آئے گی اور جو کچھ ہوگا آناً فاناً ہوگا۔

كلمح البصر أو هو أقرب... (النحل: ٧٧)

ترجمہ: پلک جھپکنے کی مانند یا اس سے بھی زیادہ قریب۔

ابتدائی علامات قیامت

قرآن مجید نے قیامت کے واقع ہونے کو دلائل سے بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ جناب رسالتماب ﷺ نے قیامت کے قائم ہونے سے پہلے کی بہت سی علامتیں اور نشانیاں بیان کی ہیں۔ قیامت کی بڑی علامتوں سے پہلے چھوٹی علامتیں ظاہر ہوں گی۔

چھوٹی علامتیں: ان علامتوں میں سے بعض ظہور میں آ چکی ہیں اور بعض آئندہ آئیں گی

1۔ صحیحین میں ہے: جناب رسالتماب ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہو گی جب تک دو بڑے گروہوں کے درمیان زبردست لڑائی نہ ہو گی۔ ان دونوں کا دعویٰ ایک ہو گا۔ (مسلم ۷۰۱۸، بخاری ۲۴۳۱۴)

اور اس علامت کا ظہور ہو چکا ہے۔ اس لئے کہ دو بڑے گروہ سے مراد سیدنا علیؓ اور آپؓ کے مددگار تھے اور دوسری طرف سیدنا معاویہؓ اور ان کے معاونین ہیں اور زبردست جنگ سے مراد معرکہ صفین ہے۔

2۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک حرج کی کثرت نہ ہو گی قیامت برپا نہ ہو گی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حرج سے کیا مراد ہے، فرمایا: قتل قتل۔ (مسلم، بخاری) یہ علامت عملاً ظاہر ہو چکی ہے کہ ہر طرف قتل و غارت کا بازار گرم ہے۔

3۔ سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب دریائے

فرات سونے کے خزانے سے پھٹ جائے گا جو شخص وہاں حاضر ہو اس پر لازم ہے کہ وہ اس خزانہ سے کچھ نہ لے۔ یہ علامت ظاہر نہیں ہوئی۔

4۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عراق اپنے درہم روک لے گا۔ شام اپنے مدی اور دینار کو روک لے گا۔ اور مصر اپنے اروب اور دینار کو روک لے گا اور تم جہاں سے شروع سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے۔ (مسلم)

اس علامت کا ظہور ہو چکا ہے چنانچہ ایک زمانہ ہوا خلافت اسلامیہ کا خاتمہ ہوا اور عراقی، شامی اور مصری خود مختار ہو کر اپنے اپنے ملکوں کے حکمران ہوئے اور اہل حجاز ان علامتوں کی فتوحات سے پہلے جہاں تھے وہیں رہ گئے۔

5۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ سرزمین حجاز سے ایک ایسی آگ نہ نکلے گی جس سے بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں چمک جائیں گی۔ (بخاری و مسلم)

یہ علامت ظاہر ہو چکی ہے چنانچہ مدینہ منورہ کی مشرقی سمت میں پتھریلی زمین پر نہایت تیز آگ نمودار ہوئی اور ایک عرصہ تک اس کا الاؤ بھڑکتا رہا۔ یہ آگ بصرہ، شام سے نظر آتی تھی اور تب سے اس سرزمین کے پتھر جل کر آج تک کوئلے کی طرح سیاہ ہیں یہ آگ 3 جمادی الاخر 656ھ شنبہ کی رات میں ظاہر ہوئی۔

6۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ مسلمانوں کی یہودیوں سے جنگ نہ ہوگی۔ مسلمان یہودیوں کو قتل کریں گے یہاں تک کہ یہودی پتھر یا درخت کی آڑ میں چھپ جائیں گے مگر وہ درخت یا پتھر کہے گا۔ اے مسلمان! اے خدا کے بندے! میرے پیچھے یہ یہودی ہے۔ آ کر اس کو قتل

کر۔ ہاں درخت غرقد نہیں کہے گا۔ یہ درخت یہود ہے۔(متفق علیہ)

اس علامت کے آثار دنیا کے افق پر پوری طرح نمودار ہو چکے ہیں۔ اس لئے کہ سرزمین فلسطین پر مسلمانوں نے یہودیوں کے ساتھ خون ریز جنگیں لڑی ہیں۔ اور یہ جنگیں اس وقت تک جاری رہیں گی جب تک مسلمانوں کو کھوئی ہوئی عظمت نصیب نہ ہوگی۔

7۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ان فتنوں سے پہلے پہلے جلدی جلدی نیک اعمال کرلو۔ جو تاریک رات کی طرح چھا جائیں گے۔ آدمی صبح کو مومن ہوگا شام کو کافر ہو جائے گا۔ شام کو مومن ہوگا تو صبح کافر ہو جائے گا۔ دنیاوی سامان کے عوض اپنے دین کو فروخت کر ڈالے گا۔ (مسلم) یہ حالات بھی پیدا ہو چکے ہیں۔

8۔ سیدنا انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولؐ سے سنا: بے شک قیامت کی علامات میں سے ہے کہ علم اٹھ جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی زنا کثرت سے ہوگا، شراب کثرت سے پی جائے گی، مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ ہوں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا ذمہ دار ایک شخص ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

9۔ سیدنا جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں رسولؐ نے فرمایا: بلاشبہ قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ کثرت سے ہوں گے تم ان سے بچتے رہنا۔ (مسلم)

10۔ سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ: ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ کچھ بیان فرما رہے تھے کہ اچانک ایک بدوی آیا اس نے دریافت کیا قیامت کب ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا جب امانت کا خیال نہ رکھا جائے گا تو قیامت کا انتظار کرنا۔ اس نے دریافت کیا امانت کے خیال نہ رکھنے سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے جواب دیا جب خلافت ایسے لوگوں کے

سپرد کردی جائے گی جو اس کے اہل نہیں تو قیامت کا انتظار کرنا۔ (بخاری)

11۔ سیدنا انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک وقت قریب نہ ہو جائے گا (یعنی دن رات چھوٹے ہو جائیں گے) سال ماہ کے برابر، ماہ ہفتہ کے برابر اور ہفتہ دن کے برابر اور دن گھنٹہ کے برابر اور گھنٹہ آگ کے شعلے کی مانند ہوگا۔ (ترمذی)

علامہ توزیشیؒ بیان کرتے ہیں: اس سے مقصد یہ ہے کہ برکت کم ہو جائے گی اور لوگ پریشانیوں میں مبتلا ہو جائیں گے جس کی وجہ سے انہیں پتہ ہی نہ چلے گا کہ دن کیسے گزر گیا۔ (مرقات جلد ۱۰ص ۱۶۸)

12۔ سیدنا ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا اس وقت تک فنا نہیں ہوگی جب تک کہ ایک شخص کسی قبر کے پاس سے گزرے گا وہ اس سے اپنا جسم رگڑے گا اور کہے گا اے کاش! میں اس قبر میں ہوتا۔ یہ آرزو دینداری کے سبب نہیں ہوگی بلکہ فتنوں کے سبب ہوگی۔ کوئی شخص زندہ رہنا پسند نہیں کرے گا۔

قیامت کی خاص علامات

سیدنا حذیفہؓ بن اسید غفاری بیان کرتے ہیں: کہ نبی کریم ﷺ اچانک ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ تم کیا گفتگو کر رہے تھے۔ ہم نے جواب دیا: قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم اس سے پہلے دس